بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

# الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

ذوالحج ۴۴۹

جلد ۷۲/۳۷ | جمعرات ۱۱ صفر المظفر ۱۴۰۴ ہجری ✦ ۱۷ نبوت ۱۳۶۲ ہش ✦ ۱۷ نومبر ۱۹۸۳ء | نمبر ۲۶۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت

کے متعلق تازہ اطلاع

مورخہ ۱۶ نومبر ۱۹۸۳ء

"ٹانگوں میں درد ہے اور کمزوری بہت زیادہ ہے۔"

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے آمین

## "بیوت الحمد" منصوبہ کا نیا دور ● ایک کروڑ روپے کی مالی قربانی کیلئے ارشاد

# مخلصینِ جماعت کیطرف سے اپنے مقدس امام کی آواز پر والہانہ لبیک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیوت الحمد منصوبہ کے بارہ میں مورخہ ۱۱ نومبر کو جو خطبہ ارشاد فرمایا ہے الفضل مورخہ ۱۳ نومبر میں اس کی کسی قدر تفصیل احبابِ جماعت تک پہنچ چکی ہے

گذشتہ سال جب پانچ سال کے دردناک تعطل کے بعد جماعت احمدیہ کو سپین میں پہلی مسجد یعنی خدا کا گھر بنانے کی سعادت نصیب ہوئی تھی۔ اس کے شکرانے کے طور پر حضور نے خدا کے غریب اور مستحق بندوں کے لئے بیوت الحمد منصوبہ کا اجراء فرمایا تھا۔ اور اب جبکہ اس سال اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے آسٹریلیا میں مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کی توفیق نصیب فرمائی ہے تو حضور نے اسی جذبہ شکر کے اظہار کیلئے اس تحریک کو مزید آگے بڑھایا اور اس کے نئے دور کا اعلان فرمایا ہے اور جماعت کو اس منصوبہ کی اہمیت اور وسعت کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس کے بندوں کی خدمت کے لئے ایک کروڑ روپیہ کی مالی قربانی کیلئے ارشاد فرمایا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ اگر علاوہ عام قربانی کرنیوالے دوستوں کے اسی (۸۰) ایسے مخلص دوست مل جائیں جو ایک ایک لاکھ روپے کی قربانی کریں تو یقیناً سہولت ہو جائے گی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا وعدہ پہلے دس ہزار روپیہ کا تھا (جس کی ادائیگی اُسی وقت ہو چکی تھی) اب حضور نے اس وعدہ کو ایک لاکھ روپے تک پہنچا دیا ہے۔

الحمد للہ کہ حضور کی مبارک آواز پر احباب نے والہانہ طور پر لبیک کہنے کی سعادت حاصل کرنا شروع کر دی ہے اور اس سلسلہ میں بہت خوشکن اطلاعات آرہی ہیں حضورِ پُرنور کے وعدہ کے بعد اسوقت جو نمایاں وعدے اور وصولی ہوئی ہے اس کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ مکرم چوہدری محمد انور حسین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ بمعہ اہل وعیال۔ ایک لاکھ روپیہ وعدہ

۲۔ " چوہدری رحمت علی خان صاحب صدر محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ بمعہ اہل وعیال۔ ۵ ہزار پہلے ادا کر چکے ہیں اب ۹۵ ہزار روپے کی ادائیگی بذریعہ چیک

۳۔ " میاں محمد افضل صاحب (آف ایران) ربوہ۔ ایک لاکھ روپیہ نقد ادائیگی بذریعہ چیک

۴۔ مکرم ڈاکٹر راجہ نذیر احمد صاحب ظفر گولبازار ربوہ بمعہ اہل وعیال پانچ ہزار روپے پہلے ادا کر چکے ہیں پانچ ہزار کی نقد ادائیگی اور ۹۰ ہزار کا وعدہ

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان دوستوں کے اخلاص۔ اموال اور نفوس میں بہت برکت دے اور باقی احباب کو بھی یہ توفیق ملے کہ وہ حضورِ پُرنور کی اس مبارک اور اہم تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے سکیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

خاکسار جملہ امراء جماعت اور عہدیداران سے درخواست کرتا ہے کہ وہ احباب جماعت کو پوری مستعدی کے ساتھ حضور کے اس ارشاد سے مسلسل مطلع کرتے رہیں اور وعدہ جات اور ادائیگی کی تفصیلات باقاعدگی کے ساتھ مرکز میں بھجواتے رہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(ناظر امور عامہ۔ صدر کمیٹی بیوت الحمد)

"میں بار بار کہتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ قرآن اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحب کرامات بنا دیتا ہے ..... چنانچہ میں اس میں صاحبِ تجربہ ہوں۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ بجز اسلام تمام مذہب مُردے، اُن کے خدا مُردے اور خود وہ تمام پیرو مردے ہیں اور خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق ہو جانا بجز اسلام قبول کرنے کے ہرگز ممکن نہیں، ہرگز ممکن نہیں۔" (تبلیغ رسالت جلد ۶ صفحہ ۱۸)

## جماعتہائے احمدیہ جنوبی امریکہ کا آٹھواں سالانہ اجتماع

"جنوبی امریکہ کی احمدی جماعتوں سورینام۔ ٹرینیڈاڈ اور گی انا کا سالانہ جلسہ سورینام میں مورخہ ۲۵، ۲۶، ۲۷ نومبر ۱۹۸۳ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ اس کی نمایاں کامیابی کے لئے احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواستِ دُعا ہے۔"

(وکالتِ تبشیر)

## ریڈیو گیمبیا پر مسجد آسٹریلیا کے افتتاحی پروگرام کا ذکر

مکرم داؤد احمد صاحب گیمبیا سے اطلاع دیتے ہیں کہ ریڈیو گیمبیا پر ۵/۱۰/۸۳ کو مسجد آسٹریلیا کے سنگ بنیاد رکھنے کا ذکر کیا۔ اسی طرح ۶/۱۰/۸۳ کو بھی خبروں کے پروگرام میں ایک بجے اور پھر شام چھ بجے بھی مسجد کے سنگ بنیاد کا ذکر کیا یہ خبر انگریزی کے علاوہ وولف اور میڈنن زبان میں بھی مکمل طور پر نشر کی گئی۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک

(مرسلہ: وکالت تبشیر)

## داعی الی اللہ

داعی الی اللہ بننے کا بہترین ہتھیار دعا ہے۔

انصار بھائی دعاؤں کا انفرادی اور اجتماعی پروگرام بنائیں۔

(قیادت اصلاح وارشاد انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت ۵۰ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۱ صفر المظفر ۱۴۰۴ھ

۱۷ر تبوک ۱۳۶۲ ہش

# تکمیلِ ایمان کا ایک اہم اور بنیادی ذریعہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جہاں بھی اعمالِ حسنہ کا ذکر کیا ہے ان میں دو باتوں کو خاص طور پر مقدم رکھا ہے ایک قیام نماز کو اور دوسرے زکوٰۃ کی ادائیگی کو۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے واضح فرمایا ہے۔ قیام نماز کا حکم جملہ حقوق اللہ پر حاوی ہے اور اسی طرح زکوٰۃ کی ادائیگی میں بھی بنیادی طور پر جملہ حقوق العباد ادا کرنے کی تلقین شامل ہے۔ یوں تو قرآن مجید میں مومنوں کو سینکڑوں حکم دیئے گئے ہیں لیکن اگر دیکھا جائے تو ان سب کا نچوڑ اور خلاصہ یہ نکلتا ہے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد خاص تعہد سے ادا کئے جائیں۔

اسی لئے حضور علیہ السلام نے اس امر پر بہت زور دیا ہے کہ حقوق اللہ کی ادائیگی کے ساتھ جب تک حقوق العباد ادا نہ کئے جائیں اس وقت تک انسان کا ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ ایمان کی تکمیل ان دونوں قسم کے حقوق کی ادائیگی پر منحصر ہے۔ کامل الایمان وہی ہوتے ہیں جو حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی کا بھی خاص التزام کرتے ہیں۔ ان کا ایمان انہیں از خود حقوق العباد کی ادائیگی پر ابھارتا ہے اور وہ کسی بیرونی تحریک کے بغیر انسانی اخوت اور ہمدردی کا نہایت قابل ستائش نمونہ پیش کرتے چلے جاتے ہیں۔ چنانچہ حضور علیہ السلام اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ حقوق العباد کی ادائیگی ایمان کا ایک ضروری حصہ ہے فرماتے ہیں:۔

"صرف دعویٰ ہی دعویٰ نہیں ہونا چاہیئے کہ ہم ایمان دار ہیں بلکہ اس ایمان کو طلب کرنا چاہیئے جیسے خدا چاہتا ہے۔ بھائیوں کے حقوق کو اور ہمسایوں کے حقوق کو شناخت کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے زبان سے کہہ لینا کہ ہم جانتے ہیں بے شک آسان ہے مگر سچی ہمدردی اور اخوت کو برت کر دکھلانا مشکل ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ تمام حرکات، اعمال، افعال کے لئے ایمان مثل انجن کے ہے۔ جب ایمان ہوتا ہے تو سب حقوق خود بخود نظر آتے جاتے ہیں اور بڑے بڑے اعمال اور ہمدردی خود ہی انسان کرنے لگتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۰۷)

چونکہ حقوق العباد کی ادائیگی ایمان کا ایک ضروری جزو ہے اور اس کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ اس لئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے حقوق العباد کی ادائیگی پر زور دیتے ہوئے یہاں تک فرمایا ہے کہ جو شخص حقوق العباد کو چھوڑتا ہے ایسا انسان دیندار کہلا ہی نہیں سکتا اس کی ایک وجہ حضورؑ نے یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ جو شخص حقوق العباد ادا نہیں کرتا وہ حقوق اللہ کو بھی ترک کر بیٹھتا ہے اور اگر وہ عبادات بجا بھی لاتا ہے تو اُن کی حیثیت رسمی رہ جاتی ہے جن پر کوئی ثواب مترتب نہیں ہوتا۔ چنانچہ حضور علیہ السلام اس اہم نکتہ کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نے دو ہی قسم کے حقوق رکھے ہیں حقوق اللہ اور حقوق العباد۔ جو شخص حقوق العباد کی پرواہ نہیں کرتا وہ آخر حقوق اللہ کو بھی چھوڑ دیتا ہے کیونکہ حقوق العباد کا لحاظ رکھنا یہ بھی تو امر الٰہی ہے۔ جو حقوق اللہ کے نیچے ہے ..... یاد رکھو کہ حقوق اخوت کو ہرگز نہ چھوڑو ورنہ حقوق اللہ بھی نہ رہیں گے .... جیسے خدا تعالیٰ نے صوم و صلوٰۃ اپنے لئے فرض کیا ہے اسی طرح اس کو بھی فرض ٹھہرایا ہے۔ کہ حقوق العباد کی حفاظت ہو ....

(اسی لئے) جو شخص ہمدردی کو چھوڑتا ہے۔ وہ دین کو چھوڑتا ہے۔ قرآن شریف فرماتا ہے:

مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا (المائدہ آیت ۳۳) یعنی جو شخص کسی نفس کو بلا وجہ قتل کر دیتا ہے وہ گویا ساری دنیا کو قتل کرتا ہے۔ ایسا ہی میں کہتا ہوں کہ اگر کسی شخص نے اپنے بھائی کے

(باقی صفحہ پر)

# صِبْغَةَ اللّٰهِ

مشکل نہیں کہ مظہر ذاتِ خدا بھی ہو
خود پر اگر چڑھا سکے بندہ خدا کا رنگ

لیکن جہانِ شوق میں ممکن نہیں یہ بات
جب تک نہ دل سے دُور ہو دنیائے دوں کا زنگ

گو خالقِ زباں کو تعلّی نہیں پسند
لیکن عزیز ہے اُسے مجذوب کی ترنگ

نصرت جہاں نے دشت میں ڈیرے لگا دیئے[1]
یا ہُو کی آنکھ نے اسے دیکھا میانِ جھنگ

داعی الی اللہ تختِ حکومت سے بے نیاز
محتاجِ خانقہ نہیں اللہ کا ملنگ

اُس کے مکاشفات کی روشن نگاہ پر
کھلتے ہیں آنیوالے زمانہ کے رنگ ڈھنگ

تسکینِ جاں ہے لذّتِ سوزِ جگر اُسے
اُسکے لئے فغانِ سحر بھی نوائے چنگ

سچ تو یہی ہے جذب و محبت کی راہ میں،
گلہائے تر سے نرم ہے بارانِ خشت و سنگ

خوابیدہ چشم، تاب و تبِ زر سے بے نیاز
اللہ کی رضا دلِ بیدار کی اُمنگ

مقصود اُس کا حُور و قصورِ جناں نہیں
نے یہ جہانِ ماہ جبینانِ شوخ و شنگ

اُسکی اُڑان اوجِ فلک سے بلند تر
اُسکے پروں پہ وسعتِ کون و مکاں بھی تنگ

اُس کی نظر ورائے حدودِ زماں مکاں
اُس کے جنوں کی جست پہ تابِ خرد بھی دنگ

عبد المنان ناہید

[1] "جنگل رانی ڈیرے لئے بار کرانہ والی ہو"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# دینِ اسلام کا ایک اہم خُلق

# مہمان نوازی کے ایمان افروز واقعات

"مہمان کی دعوت کرنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ دس فرشتوں کو بھیجتا ہے جو اس کیلئے ایک سال تک استغفار کرتے ہیں۔" (حدیث)

محترم حافظ مظفر احمد صاحب
استاذ جامعہ احمدیہ۔ ربوہ

آخری قسط

## میزبان کا حق:

اسلامی تعلیم عدل پر قائم ہے جہاں مہمان کے حقوق بیان کئے گئے ہیں وہاں میزبان کے بھی کچھ حقوق ہیں۔

چنانچہ مہمان کے آداب میں سے یہ امر بھی ہے کہ میزبان کو جس قدر مہمانوں کی اطلاع ہو اتنے ہی مہمان لائے جائیں سوائے اس کے کہ وہ بخوشی زائد کی اجازت دے دے ـــــ ابو مسعود انصاری بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک انصاری صحابی نے آپ کی دعوت کی۔ اور آپ سمیت کل پانچ افراد کو کھانے پر بلایا۔ ایک اور آدمی بھی حضورؐ کے ساتھ ہو لیا۔ آپؐ جب اس انصاری کے گھر دعوت پر تشریف لائے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابی کو بلا کر فرمایا:۔

"آپ نے ہم پانچ افراد کو باقاعدہ دعوت دی تھی لیکن یہ ایک اور آدمی بھی ہمارے ساتھ آگیا ہے۔ اگر آپ چاہیں تو اسے اجازت دے دیں اور اگر آپ کی مرضی نہ ہو تو یہ واپس چلا جائے۔"

اس انصاری صحابی نے بے اختیار ہو کر کہا:

"نہیں نہیں اے اللہ کے رسولؐ! میں اسے اجازت دیتا ہوں۔"

(بخاری کتاب الاطعمہ)

## ضیافت اور فراخدلی:

اسلام سے قبل خاص طور پر سردارانِ عرب ضیافت کو اپنا فرض سمجھتے تھے۔ قبولِ اسلام کے بعد ان کا یہ وصف اور چمکا اور وہ شوق و ایثار سے مہمان نوازی کرنے لگے ـــــ ساحلی علاقہ کی طرف ہونے والی ایک جنگ کا ذکر ہے کہ اس میں صحابہ کے پاس زادِ راہ ختم ہو گئی اور کھانے کو کچھ نہ رہا تب انصار کے سردار سعدؓ بن عبادہ کے بیٹے قیسؓ نے لوگوں کی ضیافت کرنا چاہی مگر ان کے پاس بھی سفر میں کچھ نہ تھا۔ تب انہوں نے اعلان کیا کہ کوئی ہے جو مجھے کچھ اونٹ ادھار پر دے دے اور مدینہ میں اس کے بدلے مجھ سے کھجور لے لے۔ ایک آدمی نے حامی بھر لی۔ آپ نے اس سے اونٹ خرید لے۔

حضرت قیس نے روزانہ تین تین اونٹ ذبح کرنے شروع کر دیئے۔ جب چوتھے دن اونٹ ذبح کرنے کا ارادہ کیا تو امیر لشکر حضرت ابو عبیدہؓ نے روک دیا اور فرمایا۔ میرا حکم ہے کہ تم اب مزید اونٹ ذبح کرنے بند کر دو کیونکہ ابھی تم خود کفیل نہیں ہو بلکہ اپنے باپ کی کفالت میں ہو اور مال اس کی ملکیت ہے۔

حضرت قیس نے کہا کہ میرا باپ دوسروں کے قرض ادا کرتا ہے اور بھوک میں کھانا کھلاتا ہے تو کیا میرا قرض ادا نہ کرے گا جو خدا کی راہ میں مجاہدین کی مہمان نوازی کی وجہ سے ہوا ہے چنانچہ جب حضرت قیس اس غزوہ سے واپس آئے اور حضرت سعدؓ نے سنا کہ لشکر کو فاقوں کی نوبت آئی تھی تو انہوں نے قیس سے پوچھا کہ تم نے لوگوں کی بھوک کے تدارک کے لئے کیا کیا تھا۔ انہوں نے کہا۔ میں نے اونٹ ادھار لے کر ذبح کئے۔ حضرت سعد نے کہا تو نے خوب کیا۔ تمہیں چاہیئے تھا اور اونٹ ذبح کرتے۔ قیس نے کہا۔ میں نے دوسرے دن اور اونٹ ذبح کئے۔ سعدؓ نے کہا لوگ بھوکے تھے تمہیں اور اونٹ ذبح کرنے چاہئیں تھے۔ حضرت قیس نے کہا۔ میں نے تیسری دفعہ بھی اونٹ ذبح کئے۔ سعدؓ نے کہا اور کرتے۔ تو قیس نے جواب دیا۔ تیسری دفعہ مجھے روک دیا گیا۔ سعدؓ نے پوچھا۔ کس نے روکا اور کیوں؟ قیس نے بتایا کہ مجھے امیر لشکر ابو عبیدہؓ نے اس وجہ سے روکا کہ مال تمہارے باپ کے پاس ہے۔ حضرت سعدؓ نے قیس سے کہا کہ میں تمہیں چار باغ دیتا ہوں۔ اور ان میں سے سب سے چھوٹے باغ سے ۵۰ وسق کھجور نکلتی ہے۔

قیس نے نہ صرف قرض خواہ کا قرض ادا کیا بلکہ اسے سواری اور پوشاک بھی دی۔

رسول اللہؐ کو جب اس کا علم ہوا تو آپؐ نے قیسؓ کے احسن نمونہ سے خوش ہو کر فرمایا:۔

"وہ سخاوت کے گھر میں رہتا ہے اور سخاوت جس کا وصف ہو جائے وہی سخاوت کے گھر میں اترتا ہے"

(بخاری کتاب المغازی و سیرت الحلبیہ)

## مہمان نوازی اور بے تکلفی:

مہمان اور میزبان دونوں کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ تکلفات سے بچیں۔ اچانک مہمان آجائے تو ماحضر پیش کر دیا جائے۔ اس لئے کھانا کم ہو جانے کے خیال سے مہمانوں کی کثرت سے دل تنگ نہیں ہونا چاہیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو آدمیوں کا کھانا تین کے لئے اور تین آدمیوں کا کھانا چار کے لئے کافی ہو جایا کرتا ہے۔ (بخاری کتاب الاطعمہ)

پھر بے تکلفی سے کھانا پیش کرنے کے بھی انداز ہوتے ہیں۔ اسماءؓ بنت یزید کا بیان ہے کہ ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ کھانا آیا۔ آپؐ نے ہم لوگوں کو فرمایا کہ کھانا کھالو! ہم نے تکلف سے کہا کہ ہمیں تو بھوک نہیں۔ آپؐ نے فرمایا:۔

"دو چیزیں تو جمع نہ کرو۔ ایک بھوک اور دوسرے جھوٹ۔"

(ابن ماجہ ابواب الاطعمہ باب عرض الطعام)

اس مثال سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بے تکلفی سے آپؐ کی صاف گوئی اور سچائی کس طرح ظاہر و باہر ہے۔ اور یہ اعلیٰ درجہ کا مذاق بھی کیا خوب انداز ہے، جو خود ہی مہمان کو بے تکلف ہونے پر آمادہ کرتا ہے گویا آپ فرما رہے تھے کہ

ایک تو بھوکے رہ کر اپنی جان پر ظلم کرو گے اور دوسرے جھوٹ بول کر اپنا نقصان کرو گے۔

اور ظاہر ہے کہ کھانا کھلانے کی ایسی دعوت ہی دل سے نکلی ہوئی اور پاکیزہ دعوت ہوگی جس کا رسمیت سے دور کا بھی واسطہ نہ ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

"چونکہ آدمی بہت ہوتے ہیں اور ممکن ہے کہ کسی کی ضرورت کا علم (اہل علم کو) نہ ہو اس لئے ہر ایک شخص کو چاہیئے کہ جس شئے کی اُسے ضرورت ہو وہ بلا تکلف کہہ دے۔ اگر کوئی جان بوجھ کر چھپاتا ہے تو وہ گنہگار ہے۔ ہماری جماعت کا اصول ہی بے تکلفی ہے"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۰۲)

ایک دفعہ ایک عیسائی منشی عبد الحق صاحب قادیان آئے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا:۔

"آپ ہمارے مہمان ہیں اور مہمان وہی آرام پا سکتا ہے جو بے تکلف ہو پس آپ کو جس چیز کی ضرورت ہو مجھے بلا تکلف کہہ دیں۔"

پھر جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا کہ:۔

"دیکھو یہ ہمارے مہمان ہیں اور تم میں سے ہر ایک کو مناسب ہے کہ ان سے پورے اخلاق سے پیش آوے اور کوشش کرتا رہے کہ ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۱۲)

## حضرت مسیح موعودؑ کی مہمان نوازی کے نمونے:

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے بیان فرمایا:

"حافظ معین الدین صاحبؓ جو آپؑ کے خادم تھے اور نابینا تھے فرمایا کرتے تھے کہ مجھے حضرت مسیح موعودؑ جب گھر سے کھانا لانے کے لئے بھیجتے تو بعض اوقات اندر سے عورتیں کہہ دیا کرتیں کہ انہیں تو ہر وقت مہمان نوازی کی فکر رہتی ہے ہمارے پاس کھانا نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنا کھانا دوسروں کو کھلا دیتے اور خود چنوں پر گزارہ کرتے۔"

(الفضل جلد ۲۱ صفحہ ۷۸، الحکم ۲۱ مئی ۱۹۴۳ء)

## مہمان کے جذبات کا احترام:

حضرت منشی ظفر احمد صاحب مرحوم کپورتھلوی نے بیان کیا کہ:۔

"دو شخص منی پور آسام سے قادیان آئے اور مہمان خانہ میں آکر انہوں نے خادمانِ مہمان خانہ سے کہا کہ ہمارے لیتر اتارے جائیں اور سامان لایا جائے اور چارپائی بچھائی جائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خادمان نے کہا کہ آپ خود اپنا سامان اتروائیں چارپائیاں بھی مل جائیں گی۔ دونوں مہمان اس بات پر رنجیدہ ہو گئے اور فوراً یکہ میں سوار ہو کر واپس روانہ ہو گئے۔ میں نے مولوی عبدالکریم صاحب رضؓ سے یہ ذکر کیا تو مولوی صاحب فرمانے لگے "جانے دو ایسے جلد بازوں کو!" حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس واقعہ کا علم ہوا تو نہایت جلدی سے ایسی حالت میں کہ جوتا پہننا بھی مشکل ہو گیا۔ حضورؑ ان کے پیچھے نہایت تیز قدم چل پڑے چند خدام بھی ہمراہ تھے۔ میں بھی ساتھ تھا۔ نہر کے قریب پہنچ کر ان کا یکہ مل گیا اور حضورؑ کو آتا دیکھ کر وہ یکہ سے اتر پڑے اور حضورؑ نے انہیں واپس چلنے کے لئے فرمایا کہ آپ کے واپس ہونے کا مجھے بہت درد پہنچا۔ چنانچہ وہ واپس آئے۔ حضورؑ نے یکہ میں سوار ہونے کے لئے انہیں فرمایا کہ میں ساتھ چلتا ہوں، مگر وہ شرمندہ ہوئے اور سوار نہ ہوئے۔ اس کے بعد مہمان خانہ میں پہنچے۔ حضورؑ نے خود ان کے بستر اتارنے کے لئے ہاتھ بڑھایا مگر خدام نے اتار لئے۔ حضورؑ نے اسی وقت دو نواری پلنگ منگوائے اور ان پر ان کے بستر کر دیئے۔ ان سے پوچھا کہ آپ کیا کھائیں گے اور خود ہی فرمایا کہ اس طرف تو چاول کھائے جاتے ہیں اور رات کو دودھ کے لئے پوچھا۔ غرض کہ تمام ضروریات اپنے سامنے پیش فرمائیں اور جب تک کھانا آیا وہیں ٹھہرے رہے

اس کے بعد حضورؑ نے فرمایا کہ ایک شخص جو اتنی دور سے آتا ہے راستہ کی تکالیف اور صعوبتیں برداشت کرتا ہے۔ یہاں پہنچ کر سمجھتا ہے کہ اب منزل پر پہنچ گیا ہوں اگر یہاں آکر بھی اسے تکلیف ہو تو یقیناً اس کی دل شکنی ہوگی۔ ہمارے دوستوں کو اس کا خیال رکھنا چاہیئے ....."

(سیرت المہدی حصہ چہارم غیر مطبوعہ صفحہ ۱۰۷)

## مہمان کی ضرورت کا خیال:

قریشی محمد عثمان صاحبؓ نے بیان کیا:۔

"جب میں حضور علیہ السلام سے رخصت ہونے لگا تو فرمایا۔ بٹالہ دو بجے کے قریب پہنچو گے راستہ میں کھانے کا وقت آجائے گا۔ اس لئے یہیں سے کھانا ساتھ کئے دیتے ہیں۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے حضرت (اماں جانؓ) سے کہہ کر کھانا تیار کروا کر ہمارے ساتھ کر دیا۔"

(الفضل جلد ۳۰ صفحہ ۳۵۶)

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ فرماتے ہیں:۔

"ایک بار میں اور میری والدہ قادیان آئے ہوئے تھے۔ ہم واپس ہونے لگے تو حضورؑ ہمارے یکہ پر سوار ہونے کی جگہ تک ساتھ تشریف لائے۔ اور ہمارے راستہ کے لئے کھانا منگوایا۔ وہ کھانا لنگر خانہ والوں نے کسی کپڑے میں باندھ کر نہ بھیجا تھا۔ تب حضرت اقدسؑ نے اپنے عمامہ سے قریباً ایک گز کپڑا پھاڑ کر اس میں روٹی کو باندھ دیا۔"

(ذکر حبیبؑ از مفتی محمد صادق صاحبؓ صفحہ ۵۰)

## مہمان کی خدمت اپنے ہاتھ سے:

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کا ہی بیان ہے کہ:۔

"غالباً ۱۸۹۷ء یا ۱۸۹۸ء کا واقعہ ہوگا۔ مجھے حضرت صاحبؑ نے مسجد مبارک میں بٹھایا جو کہ اس وقت ایک چھوٹی سی جگہ تھی۔ فرمایا کہ آپ بیٹھئے۔ میں آپ کے لئے کھانا لاتا ہوں۔ یہ کہہ کر آپ اندر تشریف لے گئے۔ میرا خیال تھا کہ کسی خادم کے ہاتھ کھانا بھیج دیں گے۔ مگر چند منٹ کے بعد کھڑکی کھلی تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ اپنے ہاتھ سے سینی اٹھائے ہوئے میرے لئے کھانا لائے ہیں۔ مجھے دیکھ کر فرمایا کہ آپ کھانا کھایئے میں پانی لاتا ہوں۔ بے اختیار رقت سے میرے آنسو نکل آئے کہ جب حضرت ہمارے مقتدا و پیشوا ہو کر ہماری یہ خدمت کرتے ہیں تو ہمیں آپس میں ایک دوسرے کی کس قدر خدمت کرنی چاہیئے۔"

(ذکر حبیبؑ از مفتی محمد صادق صاحبؓ صفحہ ۳۲)

## مہمان کا اکرام:

مولوی عبداللہ سنوری صاحبؓ کا بیان ہے کہ:۔

"ایک دفعہ حضرت اقدسؑ مسجد مبارک کے ساتھ والے حجرہ میں لیٹے ہوئے تھے کہ کھڑکی پر لالہ شرم پت یا شاید لالہ ملاوامل نے دستک دی میں اٹھ کر دروازہ کھولنے لگا مگر حضرت صاحبؑ نے بڑی پھرتی سے اٹھ کر مجھ سے پہلے جا کر دروازہ کا کنڈا کھول دیا اور پھر اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ گئے اور مجھ سے فرمایا۔ آپ ہمارے مہمان ہیں اور آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے۔ کہ مہمان کا اکرام کرنا چاہیئے۔"

## مہمان سے دلی محبت کا سلوک:

حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ بیان فرماتے ہیں کہ:۔

"ایک دفعہ میں خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ حضور بوریئے پر بیٹھے تھے۔ مجھے دیکھ کر پلنگ اٹھا کر اندر لے گئے۔ میں نے اٹھانا چاہا تو حضور نے فرمایا یہ زیادہ بھاری ہے آپ سے نہیں اٹھے گا۔ فرمایا آپ پلنگ پر بیٹھ جائیں۔ مجھے یہاں نیچے زیادہ آرام معلوم ہوتا ہے۔ مجھے پیاس لگی تھی۔ میں نے گھڑے کی طرف دیکھا وہاں کوئی پانی پینے کے لئے برتن نہیں تھا۔ آپ نے مجھے دیکھ کر فرمایا۔ کیا آپ کو پیاس لگ رہی ہے۔ میں پانی لاتا ہوں۔ نیچے زنانے میں جا کر آپ گلاس لے آئے۔ پھر فرمایا ذرا ٹھہریئے اور پھر نیچے گئے۔ اور وہاں سے دو بوتلیں شربت کی لے آئے جو منی پور سے کسی نے بھیجی تھیں۔ بہت لذیذ شربت تھا۔ فرمایا کہ ان بوتلوں کو رکھے ہوئے بہت دن ہو گئے۔ کیونکہ ہم نے نیت کی تھی کہ پہلے کسی دوست کو پلا کر خود پئیں گے۔ آج مجھے یاد آگیا۔ چنانچہ آپ نے گلاس میں شربت بنا کر مجھے دیا۔ میں نے کہا پہلے حضور اس میں تھوڑا سا پی لیں تو پھر میں پیوں گا۔ آپ نے ایک گھونٹ پی کر مجھے دے دیا۔ اور میں نے پی لیا۔ میں نے شربت کی تعریف کی آپ نے فرمایا۔ ایک بوتل آپ لے جائیں اور ایک باہر دوستوں کو پلا دیں۔ آپ نے ان دونوں بوتلوں میں سے وہی ایک گھونٹ پیا ہوگا۔"

(اصحاب احمد جلد ۴ صفحہ ۱۱۰)

## مہمانوں کیلئے حضرت اماں جان کے زیور فروخت کر دیئے:

حضرت منشی ظفر احمد صاحب مرحوم کپورتھلوی رضؓ نے بیان کیا کہ:۔

"ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے موقع پر خرچ نہ رہا۔ ان دنوں جلسہ کے لئے الگ چندہ جمع ہو کر نہیں جاتا تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے پاس سے صرف فرماتے تھے میر ناصر نواب صاحب مرحوم نے آکر عرض کی کہ رات کو مہمانوں کے لئے کوئی سامان نہیں ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ بیوی صاحبہ سے کوئی زیور لیکر جو کفایت کر سکے فروخت کر کے سامان کر لیں۔ چنانچہ زیور فروخت یا رہن کر کے میر صاحب روپیہ لے آئے اور مہمانوں کے لئے سامان بہم پہنچایا....."

(سیرت المہدی حصہ چہارم غیر مطبوعہ صفحہ ۱۲۶)

## مہمان نوازی کا عزم:

ایک دفعہ بڑی رات گئے ایک مہمان آگیا کوئی چارپائی خالی نہ تھی اور سب سو رہے تھے۔ حضرت نے فرمایا۔ ذرا ٹھہریئے! میں ابھی انتظام کرتا ہوں۔ آپ تشریف لے گئے اور دیر تک واپس تشریف نہ لائے۔ مہمان نے خیال کیا۔ شاید حضرت بھول گئے اس نے ڈیوڑھی میں جھانکا تو دیکھا کہ ایک صاحب چارپائی بُن رہے ہیں اور حضرت خود مٹی کا دیا لئے کھڑے ہیں۔ چارپائی بُنی گئی اور مہمان کو دی گئی۔ ادھر مہمان صاحب عرق ندامت میں غرق ہو رہے تھے کہ میں نے آدھی رات کے وقت حضرت کو اس قدر تکلیف دی۔ ادھر حضرت اقدسؑ عذر فرما رہے تھے کہ "معاف کرنا چارپائی لانے میں دیر ہو گئی۔"

## مہمان کیلئے قربانی اور ایثار کی بہترین مثال:

"ابتدا میں مہمانوں کا کھانا حضورؑ کے گھر سے ہی آتا۔ حضورؑ ہر مہمان کی ضرورت کا خیال رکھتے اور اب بھی وقوع میں آیا کہ سردی کے موسم میں حضور نے مہمانوں کے لئے اپنا بستر باہر بھجوا دیا۔ اور خود بغیر بستر کے رات گزار دی۔

جلسہ سالانہ کا موقع تھا۔ بہت سے آدمی اپنے ساتھ بستر نہ لائے تھے۔ مہمانوں کے لئے اندر سے بستر منگوانے شروع ہوئے کارکن عشاء کے بعد حضورؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو کیا دیکھتا ہے۔ حضورؑ بغلوں میں ہاتھ دیئے بیٹھے ہیں۔ ایک صاحبزادہ لیٹا تھا۔ اُسے شتری چوغا اوڑھا رکھا تھا۔ معلوم ہوا کہ آپؑ نے اپنا لحاف بھی مہمانوں کے لئے بھجوا دیا۔ میں نے عرض کی کہ حضورؑ کے پاس کوئی کپڑا نہیں رہا اور سردی بہت سخت ہے۔ فرمانے لگے۔ مہمانوں کو کوئی تکلیف نہیں ہونی چاہیئے۔ اور ہمارا کیا ہے۔ رات گزر جائے گی۔ پھر وہ کسی سے لحاف مانگ کر اوپر لے گئے تو حضورؑ نے فرمایا کسی اور مہمان کو دے دو۔ مجھے تو اکثر نیند بھی نہیں آتی۔ اور باوجود اصرار کے حضورؑ نے وہ لحاف نہ لیا۔"

(اصحاب احمد جلد ۴ صفحہ ۱۱۸)

## اپنے آگے سے کھانا اٹھا کر مہمان کو دیدیا:

"ایک دفعہ میں اور عبدالرحیم خان صاحب پسر مولوی غلام حسن خان صاحب پشاوری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسجد مبارک میں کھانا رکھا ہے تھے جو حضرت صاحب کے گھر سے آیا تھا۔ ناگاہ میری نظر کھانے میں ایک مکھی پر پڑی چونکہ مجھے مکھی سے طبعاً نفرت ہے۔ میں نے کھانا ترک کر دیا۔ اس پر حضرت کے گھر کی ایک خادمہ کھانا اٹھا کر واپس لے گئی۔ اتفاق ایسا ہوا کہ اس وقت حضرت اقدس اندرون خانہ کھانا تناول فرما رہے تھے۔ خادمہ حضرت کے پاس سے گزری تو اس نے حضرت سے یہ ماجرا عرض کر دیا۔ حضرت نے فوراً اپنے سامنے کا کھانا اٹھا کر اس خادمہ کے حوالہ کر دیا کہ یہ لے جاؤ اور اپنے ہاتھ کا نوالہ بھی برتن میں ہی چھوڑ دیا۔ یہ خادمہ خوشی خوشی ہمارے پاس وہ کھانا لائی اور کہا کہ لو حضرت صاحب نے اپنا تبرک دے دیا ہے۔ اسی وقت مسجد میں سید عبدالجبار صاحب بھی جو گزشتہ ایام میں کچھ عرصہ بادشاہ سوات بھی رہے ہیں۔ موجود تھے۔ چنانچہ وہ بھی ہمارے ساتھ شریک ہو گئے۔"

(سیرۃ المہدی حصہ دوم)

## مہمان نوازی کیلئے حسن نصیحت:

حضرت مفتی محمد صادق صاحب بیان کرتے ہیں:۔

"جب میں ۱۹۰۵ء میں ہجرت کر کے قادیان چلا آیا۔ اور اپنی بیوی اور بچوں کو ساتھ لایا۔ اس وقت میرے دو بچے محمد منظور عمر ۵ سال اور عبدالسلام عمر ایک سال تھے۔ پہلے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے وہ کمرہ رہنے کے واسطے دیا۔ جو حضورؑ کے اوپر والے مکان میں حضورؑ کے رہائشی صحن اور کوچہ بندی کے اوپر والے صحن کے درمیان تھا اس میں صرف دو چھوٹی چارپائیاں بچھ سکتی تھیں۔ چند ماہ ہم وہاں رہے۔ اور چونکہ ساتھ ہی کے برآمدے اور صحن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام مع اہل بیت رہتے تھے۔ اس واسطے حضرت مسیح موعودؑ کے بولنے کی آواز سنائی دیتی تھی۔

ایک شب کا ذکر ہے کہ کچھ مہمان آئے۔ جن کے واسطے جگہ کے انتظام کے لئے حضرت.....

(اماں جان) حیران ہو رہی تھیں کہ سارا مکان تو پہلے ہی کشتی کی طرح پر ہے اب ان کو کہاں ٹھہرایا جائے۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اکرام ضیف کا ذکر کرتے ہوئے حضرت بیوی صاحبہ کو پرندوں کا ایک قصہ سنایا چونکہ میں بالکل ملحقہ کمرے میں تھا اور کمروں کی ساخت پرانے طرز کی تھی۔ جن کے اندر سے آواز بآسانی دوسری طرف پہنچتی رہتی تھی۔ اس واسطے میں نے اس سارے قصہ کو سنا۔ فرمایا۔ دیکھو ایک دفعہ جنگل میں ایک مسافر کو شام ہو گئی۔ رات اندھیری تھی قریب اسے کوئی بستی دکھائی نہ دی اور وہ ناچار ایک درخت کے نیچے رات گزارنے کے واسطے بیٹھ رہا۔ اس درخت کے اوپر ایک پرندہ کا آشیانہ تھا پرندہ اپنی ماں کے ساتھ باتیں کرنے لگا کہ دیکھو یہ مسافر جو ہمارے آشیانہ کے نیچے زمین پر آ بیٹھا ہے۔ یہ آج رات ہمارا مہمان ہے اور ہمارا فرض ہے کہ اس کی مہمان نوازی کریں۔ مادہ نے اس کے ساتھ اتفاق کیا اور ہر دو نے مشورہ کر کے یہ قرار دیا کہ ٹھنڈی رات ہے اور اس ہمارے مہمان کو آگ تاپنے کی ضرورت ہے اور تو کچھ ہمارے پاس نہیں ہم اپنا آشیانہ توڑ کر نیچے پھینک دیں تاکہ وہ ان لکڑیوں کو جلا کر آگ تاپ لے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور سارا آشیانہ تنکا تنکا کر کے نیچے پھینک دیا۔ اس کو مسافر نے غنیمت جانا اور ان سب لکڑیوں اور تنکوں کو جمع کر کے آگ جلائی اور تاپنے لگا۔ تب درخت پر اس پرندوں کے جوڑے نے پھر مشورہ کیا کہ آگ تو ہم نے اپنے مہمان کو بہم پہنچائی اور اس کے واسطے سینکنے کا سامان مہیا کیا۔ اب ہمیں چاہیئے کہ اسے کچھ کھانے کو بھی دیں اور تو ہمارے پاس کچھ نہیں ہم خود ہی اس آگ میں جا گریں اور مسافر ہمیں بھون کر ہمارا گوشت کھالے۔ چنانچہ پرندوں نے ایسا ہی کیا اور مہمان نوازی کا حق ادا کیا۔

(ذکر حبیب مؤلفہ مفتی محمد صادق صاحب ص ۸۵)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو مہمان نوازی کے تقاضے پورے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین!

اَلْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ (حدیث النبیؐ)

---

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

ساتھ ہمدردی نہیں کی تو اس نے ساری دنیا کے ساتھ ہمدردی نہیں کی۔ زندگی سے اس قدر پیار نہ کرو کہ ایمان ہی جاتا رہے۔ حقوق اخوت کو کبھی نہ چھوڑو۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۳۵۰ تا ۳۵۲)

چونکہ حقوق العباد کی کماحقہ ادائیگی تکمیل ایمان کے ایک اہم اور بنیادی ذریعہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کو خبردار فرمایا کہ اگر آپ کے متبعین بھی حقوق العباد کی ادائیگی کے بارہ میں غفلت سے کام لیں گے تو ان کی یہ غفلت بہت بڑی خرابی پر منتج ہو گی چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

"یہ جماعت جس کو خدا تعالیٰ نمونہ بنانا چاہتا ہے اگر اس کا بھی یہی حال ہوا کہ ان میں اخوت اور ہمدردی نہ ہو تو بڑی خرابی ہو گی۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۳۵۳)۔

یہی وجہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے ہمارے لئے لازمی قرار دیا ہے کہ ہم آپس میں سگے اور حقیقی بھائیوں کی طرح ایک دوسرے کے ہمدرد اور غمگسار اور ایک دوسرے پر جان چھڑکنے والے ہوں۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔"

(کشتی نوح)

---

## درخواست دعا

• مکرم منور احمد صاحب جو کہ ایک حادثہ کی بنا پر زخمی ہو گئے ہیں اور گنگا رام ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

(سیف اللہ خان شاہد۔ مربی سلسلہ)

• خاکسار کا بڑا بچہ فرحت اللہ ناصر ایک ماہ سے بیمار تھا۔ اب روبہ صحت ہے۔

(نصر اللہ خان ناصر۔ مربی سلسلہ)

• برادرم رانا شفیق الرحمٰن خان صاحب کو گرنے کی وجہ سے چوٹ آئی ہے۔ کولہے کا جوڑ اتر گیا ہے۔

(رانا عبدالغفار خان۔ سرگودھا)

• میری خوشدامن صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد اکبر فانی صاحب شدید بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔

(سعید الرحمٰن سعید۔ مربی سلسلہ)

• میرے خسر رحمت علی صاحب ۹/۸۳ کو گھر سے کہیں چلے گئے ہیں ابھی تک واپس نہیں آئے۔

(محمد ادریس۔ باب الابواب ربوہ)

• میرے والد مکرم شیخ نواب الدین صاحب گذشتہ ایک سال سے صاحب فراش ہیں۔

(عبدالباری قیوم۔ اوکاڑہ چھاؤنی)

• میرا بیٹا عزیزم فاروق احمد عمر کافی عرصہ سے ٹانگ ٹوٹنے کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج تھا اب صحت یاب ہو کر گھر آ گیا ہے۔

(شیخ حمید احمد۔ دارالعلوم وسطی ربوہ)

• ہمیں کھاریاں میں اپنی دکانوں کے ایک مقدمہ کی وجہ سے پریشانی ہے۔

(چوہدری لئیق احمد آف اسماعیلیہ)

---

## حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا ارشاد اور

# احباب جماعت کا فرض

(از مکرم عباد اللہ گیانی منیجر الفضل)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مبارک دور کے پہلے جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کی تقریر میں احباب جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ وہ آئندہ جلسہ سالانہ تک الفضل کی اشاعت کو دس ہزار تک پہنچا دیں۔ یہ کوئی مشکل یا کٹھن کام نہیں۔ صرف احباب جماعت کے تعاون اور توجہ کی ضرورت ہے۔

خاکسار کی جملہ امراء صاحبان، صدر صاحبان، سیکرٹریان اصلاح وارشاد اور مربی حضرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جگہ منصوبہ بندی کر کے الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش فرمائیں۔ ہر جماعت الفضل کی اپنی موجودہ تعداد کو دوگنا کر دے تو یہ تعداد آسانی سے پوری ہو سکتی ہے اور ہم اپنے پیارے اور مقدس امام ایدہ اللہ کی اس خواہش کو پورا کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے کہ ہم آئندہ جلسہ سالانہ تک الفضل کی اشاعت دس ہزار تک پہنچا دیں اور اپنے رب العزت کے حضور سرخرو ہو سکیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# دعائے مغفرت

میری پھوپھی جان محترمہ سعادت بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک عبدالحمید صاحب ریٹائرڈ آرڈیننس آفیسر آف راولپنڈی حال لاہور ایک ماہ کی علالت کے بعد مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو صبح ۱۰½ بجے بعمر ۶۲ سال وفات پا گئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ان کے بڑے بیٹے برادرم عبدالمجید صاحب اور برادرم عبدالرشید صاحب اپنے والد صاحب اور دیگر عزیزوں کے ہمراہ جنازہ لے کر اسی روز رات دس بجے ربوہ پہنچے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اگلے دن یکم نومبر بعد نماز فجر نماز جنازہ پڑھائی۔ جنازہ سے قبل حضور پُرنور نے سوگوار افراد کو شرف مصافحہ بخشا موصیہ ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین کے بعد محترم مولانا دوست محمد شاہد مورخ احمدیت نے دعا کروائی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کمال ذرہ نوازی فرماتے ہوئے تدفین کے بعد جملہ لواحقین کو ملاقات سے مشرف فرمایا۔ نہایت اعلیٰ طور پر دلجوئی فرماتے ہوئے مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کی۔ مرحومہ ڈاکٹر ظفر حسن صاحب آف قادیان کی بیٹی اور حضرت میاں مہردین صاحب آف لالہ موسیٰ کی بہو تھیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے چار لڑکے پانچ لڑکیاں اور بیس پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑے ہیں۔ صرف ایک بیٹی اور دو بیٹے غیر شادی شدہ ہیں۔

محترمہ پھوپھی جان زندگی بھر لجنہ کے کاموں میں بھرپور حصہ لیتی رہیں اور ایک لمبے عرصہ تک لجنہ اماء اللہ راولپنڈی سے منسلک رہیں۔ چنانچہ وہاں آپ نے سیکرٹری تربیت، سیکرٹری مصباح اور سیکرٹری رشتہ ناطہ کے طور پر سالہا سال سعی مشکور کی توفیق پائی۔ آپ بہت غریب پرور، پابند صوم وصلوٰۃ دعاگو اور خلافت سے والہانہ عقیدت رکھتی تھیں۔ اپنے خاوند کی مثالی اطاعت کرنیوالی خدمت گذار بیوی تھیں۔

مرحومہ کی وفات پر اُن کی ساری اولاد نے ہی صبر کا انتہائی اعلیٰ نمونہ دکھایا جس کا اپنوں اور غیروں پر بے انتہا اثر ہے۔ تاہم مرحومہ کی اولاد اس حالت غم میں احباب کرام سے دعا کی عاجزانہ درخواست کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی والدہ کی بے حساب مغفرت فرما کر انہیں سیدنا حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں جگہ دے دے۔

وہ سب دارالضیافت کے جملہ کارکنان نیز مکرم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب ناظر امور عامہ۔ مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد اور مکرم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال کی خدمت تعاون اور دلجوئی پر ان سب کے بے حد مشکور اور ان کے لئے دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

(ملک منور احمد جاوید وکالت صنعت وتجارت تحریک جدید۔ ربوہ)

• ہمارے والد محترم صوبیدار چوہدری محمد حسین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دھیر کے کلاں مورخہ ۱۸/۱۰/۸۳ کو اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

یہ عید کا دن تھا نماز عید پڑھ کر تمام احباب جماعت کو عید مبارک کہی اور دوستوں سے عید فنڈ اور چندے وصول کرنے لگے اور اسی حالت میں ہی مسجد کے اندر اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اُن کی دعا اور مراد پوری فرمائی کہ آخری سانس تک خدمت دین میں گذرے۔

خاندان حضرت مسیح موعود سے خصوصاً اور دیگر احباب جماعت سے عموماً والد صاحب مرحوم کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرماتے ہوئے اُن کے درجات بلند سے بلند تر فرماتا چلا جائے۔ اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور اپنے فضل کا سایہ ہم پر رکھے۔ آمین (بشارت احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع اٹک)

• خاکسار کے والد محترم پیر شریف احمد صاحب ایڈووکیٹ آف سانگھڑ ۲ نومبر کی صبح آٹھ بجے اچانک ہارٹ فیل ہو جانے کی وجہ سے بعمر ۵۵ سال وفات پا گئے ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم کا جنازہ سانگھڑ سے ربوہ لایا گیا اور مورخہ ۳/۱۱/۸۳ کو نماز جنازہ بعد نماز فجر ازراہ شفقت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے پڑھائی۔

مرحوم موصی تھے صبح دس بجے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے دعا کرائی

مرحوم نے اپنے پیچھے ایک سوگوار بیوہ کے علاوہ ۳ بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم نہایت اعلیٰ کردار کے مالک اور ایک فدائی احمدی تھے۔ ہر اچھے اور مشکل وقت میں دوسروں کے کام آنا اپنا فرض سمجھتے تھے۔ سلسلہ کی خدمت میں بھی پیش پیش رہتے کئی سال تک سانگھڑ کی جماعت میں مختلف عہدوں پر خدمت سرانجام دی۔ مرکز سے بڑی عقیدت تھی ہر سال اجتماع اور جلسہ سالانہ پر ضرور آتے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔ (پیر کلیم احمد سانگھڑ)

میرے چچا مکرم محترم محمد امین صاحب آف گھٹیالیاں قریباً ایک ماہ بیمار رہنے کے بعد لاہور کے ایک ہسپتال میں مورخہ گیارہ اکتوبر ۱۹۸۳ء سات بجے شام وفات پا گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

اسی رات جنازہ لاہور سے گھٹیالیاں لایا گیا اور اگلے روز مقامی قبرستان میں سپرد خاک کیا۔ قبر تیار ہونے پر مربی سلسلہ عالیہ ضلع جھنگ مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب نے دعا کروائی۔ مرحوم دعاگو۔ بہت ہی نیک۔ مخلص احمدی تھے مرحوم نے اپنے پیچھے چار بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ خداوند کریم مرحوم کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

(محمد سلیم ملہی نیشنل بنک ربوہ)

میرے والد صاحب مکرم پیر عبدالرحمٰن صاحب سابق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ اٹک سٹی بقضائے الٰہی مورخہ ۱۱ نومبر بروز جمعۃ المبارک اکیاسی سال کی عمر میں وفات پا گئے ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم کا جنازہ اٹک سے ربوہ لایا گیا۔ جہاں پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین قبرستان نمبر ۱ قطعہ شہداء میں عمل میں آئی

احباب سے درخواست ہے کہ مرحوم کی مغفرت کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔

(پیر بشارت احمد اٹک سٹی)

• خاکسار کی والدہ صاحبہ ۲ اور ۳ نومبر کی درمیانی رات بقضاء الٰہی وفات پا گئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم بابا محمد اسماعیل صاحب مرحوم درویش قادیان کی اہلیہ تھیں۔ احباب کرام سے محترمہ والدہ صاحبہ کے لئے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (سردار محمد احمد درویش۔ ربوہ)

# قائدین کرام خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

قائدین کرام خدام الاحمدیہ سال رواں کی تجنید بھجواتے وقت مندرجہ ذیل امور کا خاص خیال رکھیں۔

۱۔ پندرہ سے چالیس سال کا ہر احمدی مرد اس تجنید میں شامل ہو۔

۲۔ تجنید فارم کے اندراجات کو مکمل کیا جائے۔

۳۔ کسی خادم کے آنے یا جانے کی اطلاع فوراً مرکز کو کی جائے۔

۴۔ تجنید کا ریکارڈ مکمل ہو۔

(مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

# دعائے نعم البدل

میرے چھوٹے بھائی عزیزم عبدالستار صاحب ابن مکرم ملک عبدالباسط صاحب مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۵ نومبر کو پہلا بیٹا عطا فرمایا۔ بچہ پیدائش کے آٹھ گھنٹے کے بعد فوت ہو گیا

انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور نعم البدل سے نوازے۔

(اہلیہ مکرم رشید علی صاحب بالنور کراچی)

# اعلان

کل مورخہ ۱۳ نومبر کو گولبازار یا کسی اور جگہ ۷۲۰ روپے گم ہو گئے ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ملے ہوں تو مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا دیں۔ جو شخص یہ روپے دے گا اس کو ۵۰ روپے بطور انعام دیا جائے گا۔ یہ روپے کسی کی امانت تھی۔

(خواجہ مظفر احمد۔ مومن کلاتھ سٹور گولبازار ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ٹکٹ سٹیج

## امراء و صدر صاحبان کی خصوصی توجہ درکار ہے

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سٹیج کے لئے ٹکٹ جاری کرنے کے بارہ میں مندرجہ ذیل امور طے کئے گئے ہیں امراء اور صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ ان امور کو نوٹ فرمائیں۔

① سٹیج ٹکٹ کے لئے کوئی ایسی درخواست زیر غور نہیں لائی جائے گی جو مقامی امیر یا صدر یا مشنری انچارج کی وساطت اور سفارش کے بغیر موصول ہوگی۔

② امراء اور صدر صاحبان صرف ایسے افراد کے اسماء سٹیج ٹکٹ کے لئے بھجوائیں جن کے بارہ میں انہیں اطمینان ہو۔ کہ:۔

ا:۔ نظام جماعت کے ساتھ اطاعت اور تعاون میں نمایاں حیثیت کے حامل ہیں۔

ب:۔ سلسلہ کے لئے مالی۔ حالی اور قالی خدمات بجا لانے میں صف اوّل میں شمار ہوتے ہیں۔

③ سٹیج پر بیٹھنے کی گنجائش بہت محدود ہوتی ہے اور عملاً یہ ممکن نہیں ہوتا کہ ہر درخواست کو ضرور منظور کیا جائے۔ اسلئے امراء اور صدر صاحبان سفارش بھجواتے وقت اس پہلو کو بھی ضرور پیش نظر رکھیں۔

④ سٹیج ٹکٹ کے لئے اسماء بھجوانے کی آخری تاریخ ۱۵ دسمبر مقرر کی جاتی ہے جس کے بعد سوائے کسی غیر معمولی استثنائی صورت کے درخواست برائے سٹیج ٹکٹ زیر غور نہیں لائی جائے گی۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

---

# شرائط ٹکٹ سٹیج جلسگاہ۔ برائے لجنات بیرون از پاکستان

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ کی ارسال کردہ تجاویز بابت ٹکٹ سٹیج جلسہ سالانہ کے بارہ میں منظور فرمایا ہے کہ مندرجہ ذیل خواتین کو ٹکٹ کا مستحق قرار دیا جائے۔ بشرطیکہ وہ صحیح اسلامی پردہ کی پابند ہو۔ جماعت کو ان کے خلاف کوئی شکایت نہ ہو۔ اور جماعتی کاموں میں حصہ لیتی ہوں۔ اور یہ بنیادی شرط سب پر لگے گی۔

ا۔ خواتین خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پوتیوں، نواسیوں، پوتوں، نواسوں کی بیویاں بشرطیکہ وہ ان شرائط پر پوری اترتی ہوں۔ اس سے اگلی نسل میں سے جو سلسلہ کا کام کرتی ہوں۔ ورنہ کرسیوں کا۔

ب:۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رح کی بیگم صاحبہ۔ دختران اور بہوئیں۔

ج:۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی بیگم صاحبہ و دختران۔

د:۔ ناظران صدر انجمن احمدیہ، وکلاء تحریک جدید و ناظم صاحب وقف جدید کی بیگمات۔

ر:۔ صحابیات۔

ح:۔ امرائے اضلاع کی بیگمات۔

س:۔ ضلعی لجنات کی صدریں۔

ش:۔ مستعد لجنات کی صدریں۔

ف:۔ لجنات کی ایسی پرانی کارکنات جنہوں نے سالہا سال خدمات سرانجام دیں اب ضعیفی کی وجہ سے نہیں کر رہی ہیں۔

ث:۔ غیر ملکی لجنات کی عہدہ داران۔

ن:۔ سیکرٹریان مجلس عاملہ مرکزیہ و مجلس عاملہ ربوہ۔

تمام صدر صاحبات سے گذارش ہے کہ وہ ان شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے ٹکٹ سٹیج کے لئے فہرست بھجوائیں اور اس پر ہر عورت کے بارہ میں امیر صاحب ضلع کی تصدیق ہو۔ بیرون ممالک سے آنے والی فہرستوں پر مشنری انچارج صاحب کی تصدیق کا ہونا ضروری ہے کہ جماعت کو ان خواتین سے کسی قسم کی کوئی شکایت نہیں اور وہ صحیح اسلامی پردہ کی پابند ہیں۔

یہ بات خاص طور پر ذہن میں رکھیں کہ کسی کو عین وقت پر ٹکٹ نہیں دیا جائے گا۔ ایسی فہرستیں دس دسمبر تک مرکزی دفتر لجنہ کو پہنچ جانی چاہئیں تا ناظر صاحب اصلاح وارشاد سے ٹکٹ بنوائے جا سکیں۔

(صدر لجنہ مرکزیہ)

---

# اعلانات دارالقضاء

• ۔ محترمہ رشیداں بی بی صاحبہ ڈاہرانوالہ ضلع بہاولنگر نے درخواست کی ہے کہ ان کے والد چوہدری سردار خاں صاحب وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کے نام پلاٹ ۶/۱۱ دارالعلوم الاٹ شدہ ہیں۔ مرحوم کے مندرجہ ذیل چھ وارثان میں بحصص شرعی ان دو پلاٹس کا انتقال فرمایا جائے

(۱) سید احمد (۲) بشیر احمد (۳) رشید احمد پسران (۴) سید بیگم (۵) بشیراں بی بی (۶) رشیداں بی بی دختران)

اس انتقال پلاٹس پر اگر کسی وارث یا غیر وارث کو کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دے۔

• ۔ محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ نے درخواست کی ہے کہ ان کے شوہر قاضی خورشید الرب صاحب انسپکٹر بیت المال آمد وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کی امانت خانہ صدر انجمن احمدیہ ۷۹۳۹/۹۷-۳۸ میں مبلغ ۱۰۲۱۷/۸۵ روپے جمع ہیں۔ اس کے علاوہ پراویڈنٹ فنڈ کی رقم مبلغ ۵۹۶/۸۶ روپے ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کی چار بیٹیاں وارث ہیں۔ ہم ورثاء کو مرحوم کی مندرجہ بالا رقوم مکرم مبارک احمد صاحب طاہر مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرنے پر، کوئی اعتراض نہیں۔

اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دے۔

# اعلان نکاح

• ۔ عزیزم مکرم مسعود احمد صاحب بھٹی ابن مکرم محمود احمد صاحب بھٹی آف کراچی کا نکاح ہمراہ عزیزہ سبینہ باسط صاحبہ دختر مکرم چوہدری عبدالباسط صاحب مرحوم آف ماڈل ٹاؤن لاہور مبلغ ۳۵،۰۰۰/- روپے حق مہر پر مکرم و محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے مورخہ ۸ نومبر ۱۹۸۳ء کو مسجد مبارک میں پڑھا دوست دعا کریں کہ یہ رشتہ فریقین کیلئے خیر و برکت کا موجب ہو آمین۔

(منیر الدین احمد انچارج شعبہ رشتہ ناطہ ربوہ)

• ۔ برادرم رانا نعیم احمد صاحب ابن مکرم رانا شبیر احمد صاحب پٹواری آف قلعہ کالر والہ ضلع سیالکوٹ کا نکاح ہمراہ محترمہ روبینہ ظہیر صاحبہ بنت ظہیر الدین صاحب آف ریلوے کالونی طارق آباد فیصل آباد شہر بعوض مبلغ آٹھ ہزار روپے حق مہر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ نے مسجد مہدی گولبازار ربوہ میں مورخہ ۴ نومبر ۱۹۸۳ء بروز جمعہ کو بعد نماز عصر پڑھا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ یہ رشتہ احمدیت اور فریقین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین۔ (عبدالحمید خاں مربی سلسلہ احمدیہ ضلع شیخوپورہ)

---

# ولادت

• ۔ خاکسار کے بیٹے عزیزم محمود احمد کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ الحمدللہ۔ نومولود مکرم چوہدری محمد افتخار احمد صاحب آف ربوہ کا نواسہ ہے۔

جملہ احباب سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالےٰ نومولود کو نیک صالح اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔ (چوہدری عبدالرزاق۔ بھریا روڈ۔ نواب شاہ)

• ۔ خاکسار کے بیٹے عزیزم ناصر احمد کو اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے تین بچیوں کے بعد پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ الحمدللہ۔

احباب دعا کریں مولا کریم بچے کو نیک خادم دین بنائے۔ اور صحت و سلامتی والی لمبی عمر سے نوازے۔ آمین۔ (مرزا کرم دین باغ محلہ)

• ۔ خاکسار کو اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ الحمدللہ۔

بچی کا نام اثمیرہ داؤد تجویز کیا گیا ہے۔ نومولودہ مکرم فلائنگ آفیسر ارشاد احمد صاحب (مرحوم) کی نواسی اور مکرم محمد ابراہیم صاحب (مرحوم) کی پوتی ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں بچی کی عمر دراز ہونے نیک خادمہ دین اور صالح ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (داؤد خان آف لیبیا حال مقیم دارالعلوم جنوبی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# نئے مشن ہاؤسز اور مساجد فنڈ کیلئے احباب جماعت کینیڈا کی نمایاں قربانی

## چھ ماہ کے عرصہ میں قریباً پانچ لاکھ ڈالر کے وعدے

احباب جماعت کینیڈا نے اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پیغام پر والہانہ طور پر لبیک کہتے ہوئے بڑے اخلاص کے ساتھ نئے مشن ہاؤسز اور مساجد کے قیام کے لئے بڑھ چڑھ کر وعدہ لکھوائے ہیں۔ چنانچہ آخر ستمبر ۸۳ء تک چار لاکھ چورانوے ہزار ڈالر کے وعدے ہو چکے ہیں۔ نئے وعدہ کنندگان جنہوں نے نمایاں قربانی پیش کی ہے ان کے اسماء ذیل میں بغرض دعا پیش ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے جلد ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔ اُن کے اموال و نفوس میں بے حد برکت ڈالے اور ان کو بیش از بیش قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے۔

مکرم عزیز اللہ صاحب ابن مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب۔ ۲۰،۰۰۰ ڈالر

| | | | |
|---|---|---|---|
| " قاضی مبارک احمد صاحب | ۱۰،۰۰۰ ڈالر | مکرم عبدالشکور بٹ صاحب | ۲،۰۰۰ " |
| " عبدالحی صدیقی صاحب | ۶،۰۰۰ " | " شمس الہدیٰ شاہ صاحب | ۱،۸۰۰ " |
| " عبدالصبوح صاحب | ۵،۰۰۰ " | " سید حسنات احمد صاحب | ۱،۵۰۰ " |
| " سید رفیق احمد صاحب | ۵،۰۰۰ " | " غلام احمد صاحب | ۱،۰۰۰ " |
| " عبدالمجید صاحب مع فیملی | ۳،۰۰۰ " | محترمہ مسز راحت ملک صاحبہ | ۱،۰۰۰ " |
| " چوہدری عبداللطیف صاحب | ۳،۰۰۰ " | مکرم فضل الرحمٰن عامر صاحب | ۱،۰۰۰ " |
| " حبیب الرحمٰن صاحب | ۳،۰۰۰ | " عبدالمالک صاحب | ۱،۰۰۰ " |
| " طارق محمود گھمن صاحب | ۳،۰۰۰ | " چوہدری محمد اسلم صاحب | ۱،۰۰۰ " |
| " ملک بشارت احمد صاحب | ۲،۰۰۰ | " ڈاکٹر شاہد احمد صاحب | ۱،۰۰۰ " |
| " چوہدری رحمت علی صاحب | ۲،۰۰۰ | " شعیب ملک صاحب (طالبعلم) | ۵۰۰ " |

(وکیل المال ثانی تحریک جدید)

# نیروبی کے عالمی میلے میں احمدیہ مسلم مشن کا سٹال

- ہزاروں افراد تک اسلام کا پیغام
- کتب کی فروخت
- اور تقسیم لٹریچر

کینیا سے مکرم بشیر احمد صاحب اختر مبلغ سلسلہ اطلاع دیتے ہیں کہ کینیا کے مختلف شہروں میں زراعتی میلے منعقد کئے جاتے ہیں جن میں بڑی بڑی فرمیں اور کمپنیاں اپنی مصنوعات کی نمائش کرتی ہیں۔ جس میں مختلف ممالک کے سٹال بھی ہوتے ہیں۔

امسال نیروبی میں سب سے بڑا میلہ ۴ اکتوبر تا ۹ اکتوبر لگا جس میں حسب سابق احمدیہ مسلم مشن نیروبی نے بھی تبلیغی سٹال لگایا جس میں سائن بورڈوں کے علاوہ کتب کا سٹال بھی تھا جس میں قرآن کریم کے نو زبانوں میں تراجم رکھے گئے۔ سواحیلی۔ لوگنڈری۔ انگریزی۔ ڈچ۔ ڈینش۔ گورمکھی۔ ہندی اور کینیا کی دو بڑی قبائلی زبانوں کے تراجم کامبا اور کیکیو جو ابھی شائع ہوئے ہیں شامل ہیں۔ مزید برآں مندرجہ ذیل زبانوں میں شائع شدہ اشتہارات و رسائل تقسیم کے لئے رکھے گئے تھے۔ سواحیلی۔ انگریزی کیکیو لو۔ کامبا۔ لوہیا اور لوؤ۔ لوگ جوق در جوق آتے اور سٹال دیکھتے۔ عموماً عیسائیوں کے لئے وہ بورڈ دلچسپی کا باعث بنتا جس پر JESUS DID NOT DIE ON THE CROSS لکھا ہوا تھا جس سے سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوتا اور بعض دفعہ ایک ایک گھنٹے تک جاری رہتا۔ غرض ہر طبقہ و مذہب کے لوگوں تک پیغام حق پہنچانے کا موقعہ ملا۔ اس موقعہ پر ۲۱۸ شلنگ کی کتب فروخت ہوئیں الحمد للہ

(مرسلہ وکالت تبشیر ربوہ)


قائم شدہ : ۱۹۱۱ء
دواخانہ حکیم نظام جان
نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد، اٹھڑا کی شکار دکھی عورتوں کے لیے
حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ فون: ۷۳۹۹۷، پوسٹ بکس: ۲۲۲
ایجنسی: دواخانہ حکیم نظام جان، اقصیٰ چوک ربوہ
جلیل دواخانہ، شیخوپورہ
محبوب یونانی دواخانہ مین بازار بھیرہ والا
فون ۵۵۸

عدۃ المؤمن کاخذ الکف (حدیث نبوی)
مومن کا وعدہ ایسا ہی سچا ہے جیسے کوئی چیز ہاتھ میں دے دی جائے

جانوروں کے ہر قسم کے علاج۔ ٹیکہ جات و مشورہ کا واحد مرکز
الرحمٰن
شفاخانہ حیوانات
: زیر نگرانی :
ڈاکٹر محمد حبیب الرحمٰن راؤ (B.V. Sc (Pb
اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ ربوہ

ضروری اطلاع
اقصیٰ چوک ربوہ میں حضرت حکیم نظام جان مرحوم کے مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) پر حکیم محمود احمد صاحب باقاعدگی سے خدمت کیلئے حاضر ہوتے ہیں۔
زیر نگرانی
حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان

دو کانیں برائے کرایہ
رحمت بازار (ریلوے روڈ) پر واقع دکانیں کرایہ کیلئے خالی ہیں۔
نصیر ٹریڈرز رحمت بازار ربوہ

ضرورت ہے
نور ہسپتال النور سوسائٹی فیڈرل بی ایریا کراچی کیلئے مندرجہ سٹاف کی فوری ضرورت ہے۔
مڈوائف : ۲ ٹرینڈ یا تجربہ کار
آیا : ۲ ترجیحاً ہسپتال میں کام کا تجربہ
باورچی (COOK) : ۱
آیا اور مڈوائف کیلئے ایک کمرہ کی رہائش ڈیوٹی روم کے طور پر دی جائیگی
جماعتی تصدیق کے ساتھ درخواستیں بھجوائیں یا تصدیق ہمراہ لاکر خود ملیں
ڈاکٹر زبیدہ طاہر
انچارج نور ہسپتال

آنکھوں کی ہر بیماری کے لیے مفید ہے
سرمہ طفیل
نظر کو تیز کرتا ہے
کورس تین شیشی
سفید موتیا کا علاج۔
۱۱/- روپے
دھند، جالا۔ ککرے، آنکھوں سے پانی بہنا، پھولا، ناخونہ، بیلان
نوٹ: سفید موتیا کیلئے سرمہ طفیل کیساتھ سپیشل گولیاں ضروری ہیں
قیمت فی گولی ۵ پیسے
عرق نور
پرانی قبض، معدہ جگر کے لیے مفید تازہ خون پیدا کرتا ہے کھانا ہضم کرتا ہے۔
۲۰/- روپے
حب بواسیر
خونی و بادی بواسیر کے لیے مفید ہے۔
بیماری کو جڑ سے ختم کرتی ہے۔
قیمت ۸۴ گولی ۲۸/- روپے
پیٹرولیکوریا
اندرونی تمام تکالیف کی واحد دوا۔ نہایت خوشذائقہ اور خوشبودار۔
بذریعہ ڈاک منگوانے کا انتظام ہے۔
حکیم محمد طفیل سابق صدر طبیہ کمیٹی تحصیل چوہدری جسٹرڈ
۱۴۵۹۷-H - حال معرفت کوثر کلاتھ ہاؤس
باجوہ مارکیٹ گولبازار ربوہ

کیورز - CURES
کیا ہیں؟
- ان میں حیرت انگیز شفا کیوں ہے؟
- پرانی ضدی امراض کیونکر ختم ہو سکتی ہیں؟
- اپریشن سے بچانے والے نسخے؟
ان تمام معلومات کیلئے کیورز ٹو سسٹم کا لٹریچر ۵۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر حاصل کریں
کیورز ٹو میڈیسن (ڈاکٹر ایچ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون ۶۰۷/۶۰۶

لطیف موٹرز
نئی و پرانی کاروں کی خرید و فروخت کیلئے
ہماری خدمات حاصل کریں
لطیف موٹرز ۲۴۔ میکلوڈ روڈ لاہور
فون دفتر ۵۵۹۴۴ - میاں عبداللطیف
گھر: ۳۳۰۶۹۳